بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان ہونے پر کیا غیر مسلم بیوی کو چھوڑنا پڑے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک غیر مسلم مرد کا سوال ہے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا مجھے اپنی غیر مسلمہ بیوی کو طلاق دینا پڑے گی؟

جواب

بہت مرتبہ توفیق الٰہی سے میاں بیوی دونوں اکٹھے ہی مسلمان ہوتے ہیں، ایسی صورت میں تو طلاق کا معاملہ بنتا ہی نہیں ہے جبکہ اگر صرف مرد تنہا اسلام قبول کرے تو اب اس میں احکام کی کچھ تفصیل ہے۔ مرد کے تنہا اسلام قبول کرنے کی صورت میں اسلام حتی الامکان سابقہ نکاح کو برقرار رکھنے کی صورتوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات درج ذیل ہیں:

(۱) کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا مرد اسلام قبول کرلے اور اس کی بیوی اہلِ کتاب ہو یعنی کسی آسمانی کتاب مثلاً انجیل، تورات وغیرہ (جنہیں فی زمانہ بائبل کہتے ہیں) پر ایمان رکھتی ہو تو سابقہ نکاح برقرار رہے گا۔ شرط یہ ہے کہ عورت حقیقت میں اہل کتاب ہو، دہریہ نہ ہو۔

(۲) اور اگر عورت غیر کتابیہ ہو تب بھی دین اسلام شوہر کے ایمان لاتے ہی فوراً علیحدگی کا حکم نہیں دیتا، بلکہ حکم یہ ہے کہ عورت کو ایک مناسب مدت تک اسلام قبول کرنے کے متعلق غور و فکر کا موقع دیا جائے اور اسے دینِ اسلام کی عظمت و اہمیت اور تعلیمات بتائی جائیں، اس کے دل میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کیا جائے، اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ بغیر کسی زبردستی کے وہ خود اپنی رضامندی کے ساتھ اسلام کی طرف آ جائے۔ اب اگر وہ عورت اس مدت میں اسلام قبول کرلے تو یہ اس کے لیے بھی عظیم سعادت ہوگی اور سابقہ نکاح بھی برقرار رہے گا۔ لیکن اگر وہ اسلام کی طرف مائل نہ ہوا اور اپنے سابقہ دین ہی پر قائم رہے، اور عدت جتنا وقت گزر جائے (یعنی اگر وہ حاملہ ہو تو بچے کی ولادت ہو جائے، اور اگر حاملہ نہ ہو مگر حیض آتا ہو تو تین حیض تک، اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ تک عرصہ گزر جائے۔) اس مدت کے پورا ہونے کے بعد بہر حال یہ رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

یہاں غور کریں تو واضح ہوگا کہ عورت کو پوری مہلت دی گئی کہ وہ حق اور باطل کا فرق سمجھ لے، اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر وہ اس عرصے میں اسلام قبول کرلے گی تو نہ صرف ایمان کی نعمت اس کا مقدر بنے گی بلکہ اس کا ازدواجی رشتہ بھی قائم رہے گا مگر عورت نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے سابقہ دین کو شوہر کے رشتے پر ترجیح دی، تو شریعت کی طرف سے اب یہی اقدام شوہر کے لیے بھی ناگزیر ہو جائے گا کہ وہ اپنے سچے دین یعنی اسلام کو بیوی کے رشتے پر ترجیح دے۔ جب بیوی نے اپنا دین باقی رکھا اور شوہر کو چھوڑنے پر تیار ہو گئی تو اب شوہر بھی اپنا دین باقی رکھے اور بیوی کو چھوڑ دے۔

مزید یہ حقیقت بھی ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ زندگی بارہا ایسے موڑ سے گزرتی ہے جہاں دو راہوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا پڑتا ہے، اور اگر ایک راستے میں وقتی چھوٹا نقصان ہو جبکہ دوسرے راستے میں ہمیشہ کا بڑا نقصان نظر آ رہا ہو، تو سمجھدار انسان ہمیشہ چھوٹا نقصان برداشت کر کے بڑے نقصان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، جیسے اگر کسی کے ہاتھ پر سانپ کاٹ لے اور ہاتھ کاٹنے کے علاوہ زہر کو پھیلنے سے روکنے کی کوئی صورت نہ ہو، تو ہر عقلمند انسان اپنی رضامندی سے جان بچانے کے لئے ہاتھ کٹوانے کا کڑا فیصلہ قبول کر لیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہاتھ کٹ جائے تو نقصان محدود ہے لیکن اگر جان چلی گئی تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ بالکل اسی طرح اگر ایمان لانے کے نتیجے میں کسی صورت میں بیوی سے جدائی بھی ہو جائے، تو یہ بھی ایک وقتی رنج ہے جو گزرتے وقت کے ساتھ کم ہو جائے گا اور زندگی رفتہ رفتہ اپنے معمول کی طرف لوٹ آئے گی مگر اس کے بدلے میں حاصل ہونے والی ایمان جیسی ابدی نعمت کا تو کوئی مقابلہ نہیں، اگر یہ نعمت ہاتھ سے نکل گئی تو ہمیشہ ہمیشہ کی آخرت کی زندگی میں اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکے گا، بلکہ ہمیشہ کے لئے رب کی ناراضی اور اس کا عذاب مقدر بن جائے گا۔ زندگی کے بہت سے مراحل میں خالق اور مخلوق میں سے کسی ایک کو چننا پڑتا ہے اور اس سوچ میں جب خالق اور مخلوق کے احسانات کا موازنہ کیا جاتا ہے، تو خالق کی نعمتیں، رحمتیں اور عنایات اس درجہ عظیم معلوم ہوتی ہیں کہ ان کا مخلوق سے کوئی تقابل ہی نہیں بنتا۔ یہی احساس سمجھدار انسان کو ہمیشہ اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ کسی بھی قیمت پر اپنے رب کی ناراضگی نہ مول لے اور بے دھڑک اس کی طرف جانے والے راستہ کا انتخاب کرے۔

اوپر بیان کردہ شرعی احکام پر عظیم اسلامی فقہاء کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔ دار الحرب میں غیر مسلم غیر کتابی زوجین میں سے کوئی ایک یا پھر جس کی بیوی کتابیہ ہو وہ اسلام قبول کر لے، تو اس کے متعلق درمختار مع ردالمحتار میں ہے، وعبارۃ الدر بین القوسین: "(ولو اسلم احد المجوسیین فی دار الحرب وملحق بھا لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشھر) ای ان کانت لا تحیض لصغر او کبر، ان کانت حاملا فحتی تضع حملھا (قبل اسلام الاخر ولو اسلم زوج الکتابیۃ ولو مآلا فھی لہ)" اگر مجوسی میاں بیوی میں سے ایک دار الحرب یا اس سے ملحقہ جگہ میں مسلمان ہو جائے، تو نکاح فوراً ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ دوسرے کے اسلام لانے سے پہلے تک اگر حیض آتا ہو تو تین حیض، اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے اور اگر حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہو جانے کی مدت گزر جائے، اور اگر کتابیہ کا شوہر ایمان لے آئے تو وہ بدستور اس کی بیوی رہے گی۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج 04، ص 358-360، مطبوعہ کوئٹہ)

فی زمانہ اکثر اسلامی ملکوں میں قاضی اسلام کے معاملات میں اسلام کے قبول و انکار پر میاں بیوی میں جدائی کے فیصلے کے اختیارات شامل نہیں ہیں تو یہاں بھی مخصوص مدت گزرنے میاں بیوی میں جدائی کے احکام خود بخود نافذ ہو جائیں گے۔ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اسلام احدھما لا یبطل النکاح بل ھی زوجتہ مالم یفرق القاضی بالاباء، وحیث لا قاضی تتربص کمدۃ العدۃ فان اسلم فیھا فھی زوجتہ، والا بانت بلا عرض ولا اباء حقیقی بل حکمی" میاں بیوی میں سے کسی کے مسلمان ہونے سے نکاح باطل نہیں ہو جاتا، بلکہ عورت بدستور اس کی بیوی رہے گی، جب تک قاضی اس کے انکار کی وجہ سے تفریق نہ کر دے، اور جہاں قاضی نہ ہو، وہاں عورت عدت جتنی مدت خود کو روکے رکھے، اگر اس مدت میں اس کا شوہر مسلمان ہو گیا تو عورت بدستور اس کی بیوی رہے گی

ورنہ اسلام پیش کیے اور حقیقتاً انکار کے بغیر ہی انکار حکمی کی وجہ سے عورت بائنہ ہو جائے گی۔ (جد الممتار، ج04، ص636، المدینۃ العلمیۃ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net